واقعہ کربلا: جوش ملیح آبادی کا معرکۃ الآرا مرثیہ

حسینؑ اور انقلاب

ڈاکٹر سید حسن عباس

اس حقیقت سے کیسے انکار ہوسکتا ہے کہ واقعات کربلا نے عالمی ادب پر گہرے اثرات مرتب کئے ہیں خاص کر ہمارا رثائی ادب تو واقعات کربلا کا ہی مرہونِ منّت ہے۔ اس عظیم واقعے نے نہ صرف انسانی شعور کو جھنجھوڑا ہے بلکہ احساس وادراک کے تاروں کو بھی چھیڑا ہے اور ان

میں ایک نئی اور تازہ روح پھونکی ہے۔ انسانی شعور کے مختلف پہلوؤں پر اس کے گہرے اثرات کا جائزہ جناب شہید صفی پوری نے یوں پیش کیا ہے وہ لکھتے ہیں:

''انسانی شعور کے تین پہلو ہیں۔عقیدہ ،فکر اور احساس۔عقیدہ سے مذہب پیدا ہوتا ہے۔ فکر سے علم کی بنیاد پڑتی ہے اور احساس سے ادب عالم وجود میں آتا ہے (اور) واقعہ کربلا نے انسانی شعور کے ان تینوں شعبوں کو متاثر کیا ہے۔''۱؎

تاریخ شاہد ہے کہ امام حسین علیہ السلام اور ان کے اعزاء واصحاب نے شیطنت وبہمیت، آمریت وبربریت ،ظلم وتشدد ،مطلق العنانی، لادینیت اور نام نہاد جمہوریت کے خلاف آواز اٹھائی اور یہی آواز ظالم کے خلاف مظلوم کی، جابر کے خلاف مجبور کی اور باطل کے خلاف حق کی آواز اور انقلاب کا پیش خیمہ بنی۔ امام حسین علیہ السلام دیکھ رہے تھے کہ اصول ونظریات سے ہٹ کر مطلق العنانی چارسو اپنا کام کررہی ہے۔ جائز وناجائز کی تفریق نہیں۔حرام وحلال کی کوئی قید نہیں ، مجبوروں کا استحصال اور مظلوموں پر تشدد بڑھتا جارہا ہے اور سب سے بڑھ کر اسلامی اصول حیات اور طرز معاشرت سے روگردانی کی فضا ہموار کی جارہی ہے، انسان پر انسان کی حکومت نہ صرف انسانیت کے خلاف ہے بلکہ اسلام نے اس کی کوئی اجازت نہیں دی ہے۔ اور حسینؑ قدروں کی شکست وریخت ، تہذیب کی پامالی اور زندگی کی شائستگی کو حرف غلط کی طرح مٹادینے کے نامعقول عزم وارادے کے خلاف ایسے ماحول میں اٹھے جب وقت کا دھارا بالکل بدلا ہوا تھا۔حسین حق کے علمبردار تھے۔ وہ ناحق کب تک برداشت کرسکتے تھے۔حسین اٹھے اور پوری جرأت سے اٹھے۔جبین نیاز پر آمریت سے ٹکرانے کی شکنیں ابھریں اور تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ دنیانے ایسے واقعات ، واقعہ کربلا سے پہلے کہاں دیکھے تھے؟ وقت خود انقلاب کا داعی تھا اور حسینؑ نبض شناس زمانہ— بقول علاّمہ کامون پوری:

> ''وہ حسینیت اس آمریت کو کسی طرح برداشت نہیں کرسکتی ہے جو اختیارات کے استعمال میں اپنے آپ کو مطلق العنان سمجھتی ہو، جو قانون کے بجائے فرمان جاری کرتی ہو، جو کسی کے سامنے جواب دہ نہیں،نہ خدا کے سامنے نہ اخلاق کے سامنے—نفع عام کے بجائے جس کا شخصی مفاد کل انسانوں کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہو، جس کے خلاف کوئی سنوائی نہیں ہوسکتی ، جو ہر چیز

طلب اور سلب کرسکتی ہے مزدور جماعت کی زندگی جس کے رحم وکرم پر ہوتی ہے آمریت خواہ فرد کی صورت میں ہو یا جماعت کی صورت میں، حسینیت اس سے سمجھوتہ نہیں کرسکتی۔''۲؎

شاعرانقلاب جوش ملیح آبادی کے مسدس ''حسین اور انقلاب'' کا مطالعہ اسی پس منظر میں کرنا چاہئے، جوشؔ کی شاعرانہ حیثیت مسلّم ہے ان کی بے باکی، جرأت وہمت اورظلم وتشدد کے ماحول میں نعرۂ انقلاب بلند کرنے کا ان کا جوش وجذبہ جو ان کے کلام کی نمایاں خصوصیت ہے، در اصل حسینیت کے عزم و استقلال نے ہی ان کے دل میں پیدا کیا ہے۔ جوشؔ ملیح آبادی کی شخصیت اور شاعری پر سردار نقوی کا یہ تبصرہ بے حد مناسب تبصرہ ہے اگر چہ وہ اس سے کہیں زیادہ کے مستحق ہیں۔ سردار نقوی لکھتے ہیں۔

'' حضرت جوشؔ ملیح آبادی کی شاعرانہ عظمت و بلندئ کمال اس حد پر جلوہ گر ہے جس کی سطح دیگر لوگوں کے لئے نہ صرف یہ کہ ناقابل رسائی ہے، بلکہ بہت سے لوگوں کے لئے ناقابل فہم بھی ہے، یہ عظمت کمال کی وہ حد ہے جس کے استحسان واعتراف کے لئے بڑے ذوق فطرت کی ضرورت ہوتی ہے، جوشؔ صاحب کا فطری قد اپنے زمانے کی عمومی ذہنی سطح سے نہایت ممتاز اور منفرد ہے۔ ان کے افکار وخیالات کی بلندیوں اور ان کے الفاظ واشعار میں پنہاں معانی کی گہرائیوں کی داد نہ دینا یہ ظلم ہے اور ان کے افکاروخیالات کو پست تر ذہنی سطح کی کسوٹی پر پرکھ کر انہیں تنقید وطنز کا نشانہ بنانا، یہ گویا ظلم بالائے ظلم ہے۔۳؎

ہر دور میں حساس ذہن ودل نے امام حسینؑ کی قربانیوں اور کارناموں کوخراج عقیدت پیش کیا ہے ایسے لوگوں میں شعراء پیش پیش رہے ہیں جن میں جوشؔ ملیح آبادی بھی شامل ہیں۔ جوشؔ کا معرکۃ الآرا مسدس ''حسین اور انقلاب'' تاریخی اہمیت کا حامل ہے اس لئے کہ اردو کے جدید مرثیے کی ابتدا باضابطہ طور پر اسی مسدس سے ہوتی ہے، یہ مسدس ٦٧ بند پر مشتمل ہے، اس کی شروعات یوں ہوتی ہے:

ہمراز یہ فسانۂ آہ و فغاں نہ پوچھ   دودن کی زندگی کا غم این وآں نہ پوچھ

کیا کیا حیات ارض کی ہیں تلخیاں نہ پوچھ کس درجہ ہولناک ہے یہ داستاں نہ پوچھ
تفصیل سے کہوں تو فلک کانپنے لگے
دوزخ بھی فرط شرم سے منھ ڈھانپنے لگے

یعنی جوشؔ مسدس کے آغاز میں ہی یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ وہ جس واقعہ کو بیان کرنے جارہے ہیں وہ کس قدر المناک اورغم انگیز ہے۔ ساتھ ہی وہ یہ بھی اشارہ کررہے ہیں کہ وہ ظلم جو کچھ لوگوں پر روا رکھا گیا، کس قدر بھیانک ظلم تھا، جوشؔ امام حسینؑ کی شخصیت سے بیحد متاثر تھے اور یہی وجہ ہے کہ جوشؔ نے ''حسین اور انقلاب'' میں امام حسینؑ کی وہ شخصیت منعکس کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے جو ان کی آئیڈیل ہے اور انقلاب کے لئے ایسی ہی شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کی نظر میں خدائی احکام کے نفاذ کی اہمیت ہر چیز سے بڑھ کر اور بالاتر ہے۔

امام حسینؑ کی ذات محتاج تعارف نہیں پھر بھی جوشؔ نے واقعات کے بیان میں امام حسینؑ کا تعارف کراکر قاری کی تشنگی دور کردی ہے۔حسین روح انقلاب کے پروردگار کا تعارف جوش نے یوں کرایا ہے۔ ؎

جس کی رگوں میں آتش بدروحنین ہے
اس سورما کا اسم گرامی حسینؑ ہے

تئیپھگفد،،،،

لی جس نے سانس رشتۂ شاہی کو توڑ کے
جس نے کلائی موت کی رکھ دی مروڑ کے

تئیپھگفد،،،،

سنتا نہ کوئی دہر میں صدق وصفا کی بات
اس مرد سرفروش نے رکھ لی خدا کی بات

تئیپھگفد،،،،

رنگ اُڑ گیا حکومت بدعت شعار کا
عزم حسینؑ عزم تھا پروردگار کا

تئیپھگفد،،،،

مسدس کے اٹھارہ بند تمہیدی ہیں ان کی تمہید بڑی فکر انگیز ہے ہر ہر لفظ جادو کا سا اثر رکھتا ہے ویسے بھی جوشؔ لفظوں کے جادوگر مشہور ہیں۔ وہ انقلاب کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ کتنی سنگلاخ راہ ہے۔ ؎

بے جرم خود کو جرم میں جو راندھ لے وہ آئے
اس راہ میں جو سر سے کفن باندھ لے وہ آئے

تئیپھگفد،،،،

ہرگام پر حیات کے چہرے کو فق کرے
مرنا جو چاہتا ہے وہ اعلان حق کرے

تئیپھگفد،،،،

اُلجھے جو اس کے گیسوئے پیچاں کے جال میں
لگ جائے آگ دامن قطب شمال میں

تئیپھگفد،،،،

یہ وہ گھڑی ہے کانپ اٹھے شیر نر کا دل
اس تہلکے کو چاہئے فوق البشر کا دل

لیکن انقلابی شخصیتوں کو پرچم حق بلند کرنے اور انسانیت کا حق ادا کرنے کی راہ میں طرح طرح کے دشنہ وخنجر اور تشنیع وطعن کا نشانہ بھی بننا پڑتا ہے۔ اس پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے جوشؔ کہتے ہیں: ؎

ہوتاہے جو سماج میں جویائے انقلاب
ملتا ہے اس کو مرتد و زندیق کا خطاب
پہلے تو اس کو آنکھ دکھاتے ہیں شیخ و شاب
اس پر بھی وہ نہ چپ ہو تو پھر قوم کا عتاب
بڑھتا ہے ظلم و جور کے تیور لئے ہوئے
تشنیع وطعن و دشنہ و خنجر لئے ہوئے
اور بالخصوص جب ہو حکومت کا سامنا

رعب و شکوہ و جاہ و جلالت کا سامنا
شاہان کج کلاہ کی ہیبت کا سامنا
قرنا وطبل و ناوک و رایت کا سامنا
لاکھوں میں ہے وہ ایک کروڑوں میں فرد ہے
اس وقت جو ثبات دکھائے وہ مرد ہے

امام عالی مقام اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے دشت نینوا میں وارد ہوتے ہیں۔لب فرات خیمے نصب کئے جاتے ہیں۔کئی ماہ کی مسافرت کی خستگی اور گرمی کی تپش کی شدت سے ابھی سنبھل بھی نہ پائے تھے کہ باطل اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ سد راہ ہوتا ہے، اس سے پہلے بھی حر اور اس کے فوجی دستے کی صورت میں سامنے آیا تھا اور وادی رنج والم میں اسی دستے نے آپ کو پہنچایا تھا، امام عالی مقام فرات سے خیمے ہٹالینے کا حکم دیتے ہیں اور صاحب دل جوشؔ کے دل سے آہ نکلتی ہے ؎

حق تشنہ لب ہو دشت میں باطل لب فرات

اس مصرع کی سادگی اور صفائی سے ہٹ کر صرف اس کے آہنگ اور استفہام پر نظر ڈالی جائے تو یہ مصرع ''پورے تمدن کا استفہامیہ بن کر ابھرتا ہے۔۳؎

جس نے خدا کی بات رکھ لی اور رشتۂ شاہی کے تانے بانے بکھیر دیئے۔اب جوشؔ موجودہ دور کی استحصال پسندی، کشاکس اور قدروں کی شکست وریخت کے پیش نظر ایک بار پھر ''حسینی انقلاب'' کا نعرہ بلند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ زمانہ ایک بار اور انقلاب کے ہچکولے کھائے اور پھر کوئی حسین اس دور کے یزید سے ٹکرائے نیز انسانیت کو انسانیت دشمنوں کے خونی چنگل سے آزاد کرائے۔

پھر حق ہے آفتاب لب بام اے حسینؑ
پھر بزم آب وگل میں ہے کہرام اے حسینؑ
پھر زندگی ہے سست و سبک گام اے حسینؑ
پھر حریت ہے مورد الزام اے حسینؑ
ذوق فساد و ولولۂ شر لئے ہوئے
پھر عصر نو کے شمر ہیں خنجر لئے ہوئے
پھر گرم ہے فساد کا بازار دوستو!

سرمایہ پھر ہے برسر آزار دوستو
تا کے یہ خوف اندک و بسیار دوستو
تلوار! ہاں! اُٹھی ہوئی تلوار دوستو
جو تیز تر ہو خون امارت کو چاٹ کے
رکھدے جو سیم و زر کے پہاڑوں کو کاٹ کے

جوشؔ-- اپنی جذباتی فطرت سے مجبور ہوکر نعرہ زن ہوتے ہیں، گرمیٔ گفتار نے اس مسدس کو جذبات کا ایک لبریز آبگینہ بنادیا ہے، راز و نیاز اور مصلحت پسندی کے بجائے جوشؔ راست انداز میں اپنے احساسات کے ساتھ دنیا کی کج روی اور انسانیت کشی پر تبصرہ کرتے ہیں اگرچہ اس طرح افکار اور اظہار کی یکسانیت کا احساس نمودار ہوتا ہے لیکن الفاظ کی ترتیب و دروبست مصرعوں کا آہنگ اور لَے نیز استعاروں اور نئی ترکیبوں کی جدت، احساس شگفتگی پیدا کرتی ہے، یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ الفاظ پر انہیں غیر معمولی قدرت حاصل تھی جب جس لفظ کو جہاں رکھ دیا گویا انگشتری پر نگینہ جڑ دیا۔

آخر میں جوش جانشین حیدرؑ کرار سے مدد طلب کرتے ہیں ؎

اے جانشین حیدر کرار المدد   اے منچلوں کے قافلہ سالار المدد
اے امر حق کی گرمیٔ بازار المدد   اے جنس زندگی کے خریدار المدد
دنیا تری نظیر شہادت لئے ہوئے
اب تک کھڑی ہے شمع ہدایت لئے ہوئے

منابع:

۱۔ واقعہ کربلا بین الاقوامی نقطۂ نظر سے مجموعہ ہفتہ وار سرفراز محرم نمبر، ص ۷
۲۔سردار نقوی: انقلابی پیغام کا مبلغ، مجلہ جوش انجمن سادات امروہہ، کراچی
۳۔عرض ہنر: ڈاکٹر محمد حسن، ص ۱۴۲

]ب[